بسم اللہ الرحمن الرحیم + نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

سبحان الذی اسریٰ بعبدہ لیلاً من المسجد الحرام الی المسجد الاقصا

...م اللہ بس ...

BADR

بدر

QADIAN

قادیان - ضلع گورد[اسپور]

اگر تو تشنہ لبی از فراق یار ازل | Reg. No. L. CCLXXXVIII | بنوش جرعۂ وصلش ز جام نور الدین

چار روپے پیشگی

نمبر ۱۴

مورخہ ۲۱ - شوال ۱۳۳۰ھ علیٰ صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۳ - اکتوبر ۱۹۱۲ء مطابق ۱۸ اسوج

جلد ۱۲

کلام امیر عاکس: ضعیف و مردہ دلے گر بقادیان در آ | بروز جمعرات | کہ ہست محی موتی کلام نور الدین :کلام امیر عا[کس]

خواجہ کمال الدین

(از شیخ محمد عبد اللہ آزاد)

تو بہار بوستان خواجہ کمال الدین ہیں
دین ایزد کی امان خواجہ کمال الدین ہیں
جہل وکفر وشرک کا اب کچھ نہیں کھٹکا تجھے
عازم یورپ ہوئے اسلام کی تبلیغ کو
سوئے لندن جا رہے ہیں آپ ہمرنگ نسیم
از طفیل حضرت مرزا غلام احمد مسیح
وہ مسیح اور مہدی موعود تھے وہ بالیقین
سینکڑوں جس نے صداقت کے نشان ظاہر کئے
ہاں اسی مہدی کے نور الدین خلیفہ آج ہیں
نام بھی واللہ کیا پایا کمالوں سے بھرا
اُس پہ طرہ یہ کہ خادم ہیں مسیح وقت کے
مژدہ اے قوم مسلمان ہو مبارک یہ تجھے
قلزم اسلام نے چشمے کئے لاکھوں رواں
قوم کے ہمدرد راہ حق میں کردیں جان نثار
کیوں نہ اب شاداب اہل دین کی ہو کشت امید

دافع بیم و خزاں خواجہ کمال الدین ہیں
واعظ شیریں بیان خواجہ کمال الدین ہیں
تجھ میں اے ہندوستان خواجہ کمال الدین ہیں
اس سفر سے شادمان خواجہ کمال الدین ہیں
نو بہار قادیان خواجہ کمال الدین ہیں
بن گئے جادو بیان خواجہ کمال الدین ہیں
ان کے دل سے نعت خواں خواجہ کمال الدین ہیں
بیشک انکے راز داں خواجہ کمال الدین ہیں
جیسے خضر گمرہاں خواجہ کمال الدین ہیں
یعنی خواجہ خواجگان خواجہ کمال الدین ہیں
مومنوں کی حرز جاں خواجہ کمال الدین ہیں
دین کے رہبر بیگمان خواجہ کمال الدین ہیں
دین حق کے مدح خوان خواجہ کمال الدین ہیں
مستحق عزت و شان خواجہ کمال الدین ہیں
آبیاری کو رواں خواجہ کمال الدین ہیں

بھر دو اب اُمید کے پھولوں سے دامن مومنو
کشتیٔ اسلام کو طوفان سے دی جس نے نجات
گلشن اسلام ان سے آجکل ہے لالہ زار
صحن میں جن کے ہوئے جاروب کش فتح و ظفر
دم کے دم میں منکروں کا بند کردیں ناطقہ
آریہ برہمو وغیرہ کیوں نہ کٹ جائیں بھلا
انکی ہر تقریر نے عالم مسخر کر لیا
جاتے ہیں انگلینڈ کو تبلیغ دین کیواسطے
مل گئی پروانگی دربار نور الدین سے
قوم انگلش جان و دل سے میزبانی کر دوا
صفحۂ دنیا پہ جن کے لیکچروں کا شور ہے
جارج پنجم قیصر برطانیہ کے عہد میں
واپس آئیں عافیت سے ہم سنائیں یہ نوید

اس چمن کے باغباں خواجہ کمال الدین ہیں
اس کے خادم خوش بیان خواجہ کمال الدین ہیں
باعث صد امتنان خواجہ کمال الدین ہیں
ایسے عالی آستان خواجہ کمال الدین ہیں
واہ کیا معجز بیان خواجہ کمال الدین ہیں
ہند میں سیف اللسان خواجہ کمال الدین ہیں
واہ کیا شیریں زبان خواجہ کمال الدین ہیں
واعظ ہندوستان خواجہ کمال الدین ہیں
شاد کام و شادمان خواجہ کمال الدین ہیں
آج تیرے میہمان خواجہ کمال الدین ہیں
حق کے وہ شیر ژیان خواجہ کمال الدین ہیں
بے خطر اور با امان خواجہ کمال الدین ہیں
داخل ہندوستان خواجہ کمال الدین ہیں

قادیان دار الامان آزاد ہے بے ریب شک
سب کے سب واں ذی نشان خواجہ کمال الدین ہیں

(الحق)

بدر پریس قادیان میں میاں معراج الدین عمر پروپرائیٹر و پرنٹر و پبلشر کے حکم سے چھپکر شایع ہوا ۔

اخبار قادیان و برادران احمدیہ

حضرت خلیفۃ المسیح رضی اللہ عنہ بفضلہ تعالیٰ بخیریت ہیں۔ اور اہل بیت مسیح موعود میں بہمہ وجوہ خیریت ہے۔ صاحبزادگان نواب صاحب یہاں آ گئے ہیں۔ امید ہے کہ ۱۰ تاریخ تک نواب صاحب خود بھی تشریف لائینگے۔ حضرت صاحبزادہ میرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب گذشتہ جمعرات کو مکہ معظمہ مدینہ منورہ بیت المقدس اور مصر کے سفر کے ارادہ سے تشریف لے گئے۔ احباب کی ایک بڑی جماعت راستہ بٹالہ میں بٹالہ تک اور بعض امرتسر لاہور تک آپکی مشایعت کے واسطے ساتھ گئے۔ شیخ عبد الرحمٰن صاحب قادیانی اور برادر عبد العزیز بمبئی تک آپ کی ہمراہ گئے ہیں۔ جماعت بٹالہ اسٹیشن بٹالہ پر اور جماعت لاہور اسٹیشن لاہور پر آپ کی ملاقات کے واسطے موجود تھی۔ عرب صاحب مولوی فضل الٰہی صاحب آپکے رفیق سفر ہیں۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے بخیریت لے جائے اور بامراد مظفر و منصور واپس لائے۔ حضرت میر صاحب کسی ضروری کام کے واسطے سرسہ تشریف لے گئے ہیں۔ امید ہے کہ حضرت خواجہ صاحب بخیریت داخل لنڈن ہو چلے ہونگے۔ تا حال ان کا خط وہاں سے نہیں آیا۔ ایک خط عدن سے ان کی خیریت کا آیا تھا۔ اللہ تعالیٰ ان کا حافظ و ناصر ہو۔ لنڈن میں ایک اور دوست آجکل ڈاکٹر عباد اللہ صاحب امرتسری بھی ہیں۔ جو اپنے طبی پیشہ کے کام میں ترقی کر رہے ہیں۔ برادر محمد عثمان صاحب قریشی کو اللہ تعالیٰ نے فرزند نرینہ عطا کیا ہے۔ نام محمد سلیمان عثمان رکھا ہے۔ اللہ تعالیٰ مبارک کرے۔

جلسۃ الوداع

۲۵ ستمبر کی صبح مولوی سرور شاہ صاحب اور منشی چراغ الدین صاحب کی تحریک پر حضرت صاحبزادہ صاحب کے لئے ایک الوداعی جلسہ میں اہل قادیان جمع ہوئے۔ حضرت خلیفۃ المسیح رضی اللہ عنہ بھی تشریف لائے پہلے صوفی غلام محمد صاحب بی اے نے قرآن شریف کی چند آیات خوش الحانی سے پڑھیں۔ اس کے بعد عزیز محمود احمد پسر شیخ الحکم صاحب نے جلسہ کی غرض بیان کی اور فرمایا کہ مسیح کے معنی ہیں سیاحت کرنے والا۔ پہلے مسیح نے بھی مصر سے تبت تک سفر کیا تھا اور مسیح موعودؑ نے بھی ہند میں بہت سیاحت کی تھی اب صاحبزادہ صاحب بھی اسی طریق پر ایک لمبے سفر پر جاتے ہیں۔ صاحبزادہ صاحب ہمارے مدرسہ کے افسر بھی تھے۔ اب آپ کی جگہ بھی ایک دردمند دل رکھنے والے صاحب مولوی شیر علی صاحب ہمارے افسر مقرر ہوئے ہیں۔ اس کے بعد ماسٹر عبد الرحیم صاحب نے سورۃ فاتحہ کے بعد اپنی تقریر میں فرمایا۔ حضرت خلیفۃ المسیح کے ایام علالت میں ایک دن میں نے گھبرا کر بہت دعا کی۔ تو میں نے خواب میں حضرت خلیفۃ المسیح رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ میاں صاحب بشیر الدین محمود احمد کو پکڑے ہوئے ہیں اور فرماتے ہیں کہ

یہ پہلے بھی اوّل تھے۔ اب بھی اوّل ہیں

تب سے میری طبیعت میں ایک خاص تغیر نیکی کی طرف اور میاں صاحب کے ساتھ تعلق پیدا کرنے کا ہے۔ میاں صاحب اس پاک سرزمین مکہ اور مدینہ میں ہمارے واسطے دعائیں کریں۔ اور انبیاء کے مسکن بیت المقدس میں بھی ہمارے لئے دعائیں کریں مصر میں موسیٰ نے فرعون کو غرق کیا تھا۔ میاں صاحب بھی وہاں اپنی پاک نصائح پھیلا کر شیطان کو غرق کریں گے اور میرے لئے بھی دعا کریں۔ اس کے بعد جناب سالک۔ دانشمند۔ طالب صاحبان نے اپنی اپنی نظمیں پڑھیں۔ جو اگلے اخباروں انشاء اللہ ہدیہ ناظرین کی جائینگی۔ اس کے بعد میاں صاحب [illegible] فاتحہ پڑھ کر فرمایا [illegible] قوموں میں [illegible] سے ہے کہ یہ کلمہ اور دعائیں خطبہ میں پڑھتے ہیں۔ اور مسلمانوں کا پہلا کام یہی ہے۔ اس میں خدا کے وجود کا اقرار۔ اس کی توحید اور رسالت کا اقرار ہے۔ اور اپنی کمزوریوں سے ڈر کر خدا کی پناہ۔ اور اپنے تمام کاموں خدا کے نام اور خدائی صفات کے جلال کے لئے اظہار کی دعا اور توفیق دعا کیواسطے دعا ہے اور منعم علیہ گروہ کا راستہ اپنے لئے مانگا گیا ہے اور اس کے واسطے استقامت کی خواہش کی ہے۔ میرے اس سفر کے متعلق ممکن ہے کہ میرے دل میں بھی امنگیں ہوں کہ میں بڑی بڑی دینی خدمات کرونگا اور میرے دوستوں کے دل میں بھی ایسے ہی خیالات ہیں۔ مگر سب باتیں اللہ ہی کے اختیار میں ہیں۔ اُس کے فضل کے سوائے کچھ ہو نہیں سکتا۔ اُسی کا ایک دم ہے۔ جس کے بالمقابل سب درہیچ ہیں۔ اس واسطے ہم سب کو ایک دوسرے کے واسطے دعائیں کرنی چاہئیں۔ یہی کامیابی کی چابی ہے۔ میں اپنے دوستوں اور بزرگوں کی خدمت میں بھی یہی عرض کرتا ہوں کہ سب میرے واسطے دعائیں کریں۔ یہی بڑا تحفہ اور بڑی مدد ہے۔ میرے دل میں مدت سے خواہش تھی۔ کہ مکہ معظمہ جو خدا کے بڑے پیاروں کی جگہ ہے۔ وہاں جا کر دعائیں کروں کہ مسلمان اس وقت بہت ذلیل ہو رہے ہیں اے خدا قوم نے تجھ کو چھوڑا۔ نہ دین رہا نہ دنیا رہی۔ کوئی تدبیر اُن کی اصلاح کی کارگر نہیں ہوتی۔ اس جگہ تو نے ابراہیم کو وعدہ دیا تھا اور اس کی دعا کو قبولیت کا شرف بخشا اور حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی دعاؤں کو قبول کیا تھا آج پھر وہی دعائیں ہمارے لئے قبول فرما اور اہل اسلام کو عزت اور ترقی عطا کر۔ جب ہماری دعائیں ایک حد تک پہنچینگی تو وہ قبول ہوں گی میں اپنے دوستوں سے دعا ہی کی درخواست کرتا ہوں۔ دشمن بڑا زبردست ہے اور ہم کمزور مگر ہمارا محافظ بھی بڑا زبردست ہے۔ اس کے بعد حضرت خلیفۃ المسیح رضی اللہ عنہ نے ایک مختصر تقریر کی اور فرمایا۔ آجکل مسلمانوں نے خدا کو چھوڑا ہے ان میں اصلاح نہیں۔ خدا نے بھی ان کو چھوڑ دیا ہے۔ فرمایا اس جلسہ کا مدعا اصل یہ ہے کہ دعا بہت کی جائے۔ سب نے دعا کی۔

خطبۂ عید

۱۲ ستمبر جمعرات کی شام کو یہاں قادیان میں کسی کو چاند نظر نہ آیا۔ لیکن رات کو دو آدمی جو بٹالہ بھیجے گئے تھے۔ وہ صبح خبر لائے کہ لاہور امرتسر میں چاند دیکھا گیا ہے اس واسطے یہاں جمعہ کے دن عید ہوئی بلکہ دو عیدیں۔ حضرت صاحبزادہ صاحب میاں بشیر الدین محمود احمد صاحب نے عید کی نماز پڑھائی اور خطبہ میں فرمایا کہ کامیابی کی راہ یہ ہے کہ کسی چیز کے حصول کا علم حاصل کر کے اُس کے واسطے پوری کوشش اور محنت کی جائے۔ مثال میں دیکھنا چاہئے کہ کس محنت شاقہ سے کوئی ایم اے بنتا ہے۔ زمیندار کن مصائب کو اُٹھانے کے بعد غلہ کاٹتا ہے۔ باغبان کی محنت اور بھی لمبا وقت چاہتی ہے تاکہ وہ کسی درخت کا پھل کھا سکے۔ یہ مشاہدہ اور پختہ قاعدہ ہے۔ یہی حال عید کا ہے۔ سحری کا اُٹھنا۔ دن بھر کی بھوک پیاس اور ترک لذات ایک ماہ کے بعد عید ہے۔ عید ایک حکیمانہ سبق دیتی ہے کہ محنت اور مشقت اور ریاضت کے بعد ایسا خوشی کا دن مل سکتا ہے۔ اگر دُنیا میں معزز و ممتاز ہونا چاہتے ہو۔ اور آخرت میں بامراد بننا چاہتے ہو تو ریاضت و محنت کرو۔ آج مسلمانوں کے پاس خوشی منانے کی کونسی بات ہے۔ نہ عزت۔ نہ سلطنت۔ نہ حکومت۔ نہ دینی محبت۔ نہ اسلامی شعار۔ یہ زمانہ مسلمانوں کے واسطے ہر جگہ ایسا ہے جیسا اہل تشیع کے واسطے محرم کے دن یہ تو سوگ اور ماتم کے دن ہیں کیونکہ ہر طرف سے مسلمانوں پر مصائب ٹوٹ رہے ہیں۔ اس کا سبب یہ ہے کہ انہوں نے خدا کو چھوڑا۔ خدا نے ان کو چھوڑا۔ مسلمانوں کو چاہئے کہ سستی کو چھوڑ دیں۔ اپنے وقت کو عمدگی سے حصول مطلب میں لگائیں پہلے مسلمانوں کی تاریخوں کا مطالعہ کریں تاکہ ان کو وجوہات ترقی معلوم ہوں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو توفیق دے کہ اسلام [illegible] آمین۔

مدنی نور

مومن کو خوف نہیں!

فَمَنْ تَبِعَ هُدَايَ

فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ پڑھکر فرمایا:۔ کہ قرآن مجید مجھے ایسا نسخہ ملا ہے کہ ہمیں کبھی خوف اور حزن نہیں ہوتا۔ خواہ کیسی ہی بڑی بات کیوں نہ ہو۔ آجکل ہمارے فرزندان عبدالحی اور عبدالسلام کشمیر کی سیر کو تشریف لیگئے ہوئے ہیں۔ اور ہماری بی بی کو ان کا بہت فکر لگا ہوا ہے چنانچہ کل تار کے جواب جلد نہ آنے سے ان کو بہت تکلیف ہوئی۔ میں نے ان کو سمجھایا کہ کوئی خوف وحزن کی بات نہیں اللہ تعالیٰ انکا محافظ ہے۔ وہ خود ہی ان کو یہاں لے آئیگا۔

پھر آپ نے فرمایا:۔ کہ ایک لڑکا علیگڈہ کالج میں ہمارے خرچ سے پڑہتا تھا۔ اور وہ ہندو سے مسلمان ہوا تھا ہمنے اس کے پڑہانے پر ہزاروں روپیہ خرچ کئے اور جب وہ پڑہ چکا تو اس نے ہمیں ایک خط اس مضمون کا لکھا کہ میں اسلام کو چھوڑتا ہوں۔ اور اپنی ناپاکی کو اتارنے کیلئے گنگا جی جاتا ہوں۔ جسوقت میرے پاس یہ خط پہونچا اس وقت میرا ایک دوست میرے پاس بیٹھا ہوا تھا۔ اور وہ جانتا تھا کہ میں نے اس لڑکے کی پڑہائی پر ہزاروں روپیہ خرچ کئے ہیں۔ اس واسطے اس نے خیال کیا کہ یہ خط پڑھکر چیخ اٹھیگا۔ مگر ہمنے اسوقت اللہ تعالیٰ سے دعا کی کہ ہمیں ایک چھوٹا سا اور بڑا لطیف مضمون سمجھائے چنانچہ میں نے خط کے جواب میں کارڈ پر ایک آیت لکھدی جسکا مطلب یہ تھا کہ اگر ایک آدمی تمہارے دین سے مرتد ہو جاوے تو خداوند کریم اپنے کرم سے ایک قوم دیتا ہے اور ہم کو اس تمہارے خط سے نہایت ہی خوشی ہوئی ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے ہمیں ایک جماعت عطا فرمائی۔

عمل کرو

ایک شخص کے خط کے جواب میں فرمایا:۔ کوئی شریر نہ ہمارا ہے اور نہ ہم اس کے۔ احمدی کہلانے سے کوئی احمدی نہیں ہو سکتا۔ میں نے بعضے کنجر دل کو بھی دیکھا ہے کہ وہ مسلمان کہلاتے ہیں۔ لیکن کیا وہ مسلمان ہوتے ہیں میرے نزدیک ایسے لوگوں کو اسلام سے کوئی تعلق نہیں۔

مسجدیں اللہ کے نام کیلئے ہوتی ہیں اور جھگڑوں میں نہیں پڑنا چاہیئے۔

فرمایا:۔ بعض لوگ خالص اللہ کے نام کو پسند نہیں کرتے اور برا جانتے ہیں۔ شیعہ میں اگر حضرت علی رضا امام حسن وحسینؓ کا ذکر نہ کیا جائے تو اس کو بے ایمان جانتے ہیں اسی طرح ہر ایک فرقہ کا نام نہ لیا جاوے تو وہ اس کو بڑا ایک بے ایمان سمجھتے ہیں۔ فرمایا یہ غلط ہے اسیطرح جیسے احمدیوں میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا نام نہ آوے تو اس کو بے ایمان سمجھتے ہیں۔ میرے گھر میں ایک عورت آئی میری بی بی نے اس کو پوچھا۔ کہ تمہاری فلاں گدی کا کیا حال ہے اس نے کہا (جی کیا بات ہے وہاں تو نور ہی نور ہے اور اندر باہر نور ہی نور نظر آتا ہے) پوچھا کہ آخر کیا ہے۔ تب اس عورت نے کہا کہ اندر بھی باہر بھی راگ کا نور برس رہا ہے! اندر باہر گانیوالے قوال بیٹھے رہتے ہیں۔

خواجہ صاحب کو نصیحت

درس ظہر کے بعد

حضرت خلیفۃ المسیح علیہ السلام نے خواجہ کمال الدین صاحب کو اشارہ کرکے فرمایا:۔ کہ آؤ آپ کو بھی چند باتیں سنادیں۔ فرمایا تم ولایت کو جاتے ہو کسی اپنی خوبی کا گھمنڈ مت کرنا۔

فرمایا:۔ ولایت میں بڑے بڑے کام ہوتے ہیں اور اس میں بڑے بڑے ابتلا بھی ہیں اور بڑے بڑے آرام بھی ہیں اور وہاں بڑے بڑے شریر بھی ہیں اور اس میں بڑے بڑے شرفا بھی ہیں وہ شہر میرے نزدیک ایسا ہے کہ اس میں بڑے بڑے نیک لوگ بھی ہیں۔

فرمایا:۔ میرا ایمان ہے کہ اگر اس شہر میں نیک لوگ نہ ہوتے تو وہ شہر آباد نہ ہوتا۔

فرمایا:۔ شراب۔ سؤر۔ بری مجلس سے بچتے رہنا۔ میرے بھی تم پر بڑے بڑے حق ہیں۔ میری باتوں کا خیال رکھنا۔

فرمایا:۔ بقدر طاقت اپنی کے دین کی خدمت وہاں ضرور کرنا۔

فرمایا:۔ اور کوئی وہاں اپنی ترقی (وکالت) کا بھی کام کرو۔

فرمایا:۔ ہفتہ میں ایک خط یہاں پہونچ جاتا ہے اسلئے ہم کو ایک خط ضرور لکھا کریں اگر نہ ہو سکے تو کارڈ ہی سہی۔ بعد دعاء کے خواجہ صاحب کو رخصت کیا گیا۔

ایک شخص نے سوال کیا کہ میں نے ایک کام کے عوض میں تہجد کی نماز نذر مانی ہے۔

فرمایا:۔ تہجد کی نذر ماننی میرے نزدیک اچھی نہیں کیونکہ تہجد کی نماز اللہ تعالیٰ نے فرض نہیں فرمائی۔ جب تم نذر مانوگے تو اس صورت میں تہجد کی نماز تم پر فرض ہو جائیگی اور انسان کمزور ہے۔

احمدی

ایک آدمی کا خط پیش ہوا تو فرمایا کہ جو شخص آپسمیں فساد ڈلواتا ہے لڑائی جھگڑے کو پسند کرتا ہے اور رشوت اور اور ناجائز وسایل سے روپیہ کماتا ہے وہ احمدی نہیں ہے۔

ایک آدمی کے متعلق دریافت کیا گیا تو فرمانے لگے کہ وہ احمدی نہیں جو اس کو احمدی کہتا ہے وہ غلطی کرتا ہے وہ ہماری جماعت سے نہیں۔ لڑکیوں کا بلا اجازت کے نکاح کردینا اور عدت وغیرہ کا کوئی لحاظ نہ کرنا۔ کیا یہ احمدیوں کا کام ہے۔

طرز نظم

فرمایا:۔ میں نے تین زبانوں کا مطالعہ کیا ہے۔ عرب لوگ اپنے شعروں میں معشوق کو مؤنث باندھتے ہیں اور اپنے آپ کو مذکر۔ یہ فطرت کے مطابق معلوم ہوتا ہے۔ ایرانی لوگ معلوم ہوتا ہے۔ ان میں لواطت بہت کثرت سے ہے۔ اپنے معشوق اور اپنے آپ دونوں کو مذکر باندھتے ہیں اور خوب خط وخال کا نقشہ کھینچتے ہیں۔ سنسکرت میں اپنے معشوق کو نر باندھتے ہیں یعنی پتی۔ اور اپنے آپ کو مونث۔ یہ پہلی قسم کا الٹ ہے۔

کرشن کی گوپیاں

پھر فرمایا۔ کرشن کے متعلق یہ جو مشہور ہے کہ ان کی سولہ (۱۶) لاکھ گوپیاں تھیں تو یہی معلوم ہوتا ہے کہ وہ سولہ (۱۶) لاکھ ان کے مرید ہوں گے اور محبت کی وجہ سے انہوں نے اپنے آپ کو کرشن صاحب کا اسطرح مطیع وفرمانبردار بنالیا جسطرح کہ بی بی اپنے آپ کو خاوند کا مطیع وفرمانبردار بنالیتی ہے تو اس واسطے ان کو اگلی کرشن کو پتی کہا اور خود پتنیاں بنگئیں۔ ورنہ نہ تو سولہ لاکھ عورتوں سے آدمی جماع کر سکتا ہے اور نہ ہی سولہ لاکھ سے محبت کر سکتا ہے نہیں تو کوئی ہمکو سمجھادے۔ دراصل نکتہ یہی ہے۔ مگر کم علمی کی وجہ سے اپنے مذہب کو بھول گئے۔

پھر فرمایا کہ یہ بھی ایک بڑا بھاری مسئلہ ہے کہ کرشن پہلے ہوئے یا رام چندر جی۔ رامائن میں کرشن کا ذکر نہیں اور مہابھارت میں رامچندر کا ذکر نہیں پھر کوروں پانڈو کے جنگ میں یہ لوگ اس کو بھی شریک کرتے ہیں۔ جب تمام لوگ دور دور سے آئے تو رامچندر کا کچھ ذکر تو ہوتا۔

پھر فرمایا بعض کشفی معاملات ہوتے ہیں۔ لوگ مانیں یا نہ مانیں مجدد الف ثانی کہتے ہیں کہ ہند کا جو شبہ ہے وہاں نبیوں کی قبریں ہیں صرف سرہند شہر میں۔ یہ کشفی معاملہ ہے۔

پھر فرمایا:۔ مظہر جان جاناں [illegible] گئے تو کشف میں آپکو

ایک غیر احمدی کے چند سوالوں کے جوابات

(جو حضرت خلیفۃ المسیح کے حکم سے لکھے گئے ہیں)

سوال اوّل۔ اللہ تعالیٰ اپنے کلام پاک میں فرماتا ہے وما قتلوہ وما صلبوہ [illegible] ہیں۔ اور ما صلبوہ کے برخلاف ہیں۔ کیونکہ ازالہ اوہام میں تحریر فرماتے ہیں کہ قتل نہیں کئے گئے مگر صلیب دیئے گئے۔

جواب سوال اوّل۔ اصل بات یہ ہے کہ بیشک قرآن کریم میں وما قتلوہ وما صلبوہ آیا ہے۔ لیکن شیخ صاحب اور اسی قبیل کے اصحاب کو وما صلبوہ کے حقیقی معنی سے ناواقفی کی وجہ سے خیال پیدا ہوتا ہے کہ کیوں مسیح علیہ السلام کا صلیب پر چڑھنا صحیح مانا جاتا ہے۔ سو واضح ہو کہ لفظ قتل عام ہے۔ خواہ انسان کسی موت سے مارا جائے اس کو قتل کے لفظ سے تعبیر کرتے ہیں اور لفظ صلیب اس قتل سے مراد ہوتی ہے جو صلیب کے ذریعہ واقع ہو۔ اور ایسے قتل سخت ترین مجرموں کو دیئے جاتے تھے یعنے لوگ جس کو اپنے نزدیک سب سے بڑھ کر مجرم سمجھتے اُس کو صلیبی قتل سے قتل کیا جاتا تھا کیونکہ اُس زمانہ اور بعد کے زمانہ میں صلیبی قتل سخت ترین سزا سمجھی جاتی تھی۔ اس کی تصدیق کے لئے ہمیں غیر اقوام کی نظیر پیش کرنا شائد قابل اعتراض ہو۔ اس لئے ہم اہل اسلام ہی سے اس کی تصدیق پیش کرتے ہیں:۔

(۱) شہادت قتادہ جو ایک مشہور تابعی ہیں۔ تفسیر ابن جریر جلد ۶ صفحہ ۱۲۳ پر لکھا ہے۔

حدثنا بشیر قال ثنا یزید قال ثنا سعید عن قتادۃ انہ کان یقول فی قولہ انما جزاء الذین یحاربون اللہ ورسولہ الی قولہ او ینفو من الارض حدود اربعۃ انزلہ اللہ فاما من اصاب الدم والمال جمیعا صلب واما من اصاب الدم وکف عن المال قتل ومن اصاب المال وکف عن الدم قطع ومن لم یصب شیئا من ھذا نفی رواہ ابن جریر طبری

ابن جریر طبری نے روائت بیان کی۔ کہ میرے پاس بشیر نے۔ اُن کے پاس یزید نے ان کے پاس سعید نے۔ اُن کے پاس قتادہ نے بیان کیا۔ کہ وہ (قتادہ) آئت انما یحاربون اللہ ورسولہ تا ینفوا فی الارض کے متعلق فرمایا کرتے تھے کہ چار حدیں، مجرموں کی نسبت اللہ تعالیٰ نے نازل فرمائی ہیں ایک تو یہ کہ شخص ڈاکہ زنی کرکے لوگوں کا مال بھی لوٹ لیا اور ساتھ ہی قتل بھی کیا۔ اس کو صلیبی موت سے مارا جاتا۔ اور جس نے قتل تو کیا مگر مال نہیں لیا۔ اُس کو قتل کیا جاتا اور جس نے مال تو لوٹا مگر قتل نہیں کیا اُس کے ہاتھ کاٹے جاتے اور جس نے نہ قتل کیا اور نہ مال لوٹا اس کو جلاوطن کیا جاتا

(۲) شہادت ابن عباس جو ایک مشہور صحابی ہے۔ دیکھو۔ تفسیر ابن جریر جلد ۶ صفحہ ۱۲۲

[illegible] قال حدثنی ابی قال حدثنی عمی قال حدثنی ابی عن ابیہ عن ابن عباس قولہ انما جزاء الذین یحاربون اللہ ورسولہ الی قولہ او ینفوا من الارض قال اذا حارب واخذ المال وقتل فعلیہ الصلب ان ظہر علیہ قبل توبتہ۔

.. .. واذا حارب واخذ ولم یقتل فعلیہ قطع الید والرجل من خلاف ان ظہر علیہ قبل توبتہ واذا حارب واخاف السبیل فانما علیہ النفی۔

ترجمہ ابن جریر روائت کرتے ہیں کہ ہمارے پاس محمد بن سعد نے اُن کے پاس ان کے باپ نے اُن کے پاس اُن کے چچا نے اُن کے پاس ان کے باپ نے اُن کے پاس ان کے باپ نے اُن کے پاس ابن عباس نے آئت انما جزاء الذین یحاربون اللہ الی آخرہ کے متعلق فرمایا کہ جس نے لڑائی کر کے کسی کو قتل کر دیا تو ایسے آدمی کو قتل کرنا چاہئیے۔ جبکہ توبہ سے پہلے امر ظاہر ہو جائے اور جس شخص نے لڑائی بھی کی اور مال بھی لوٹ لیا اور قتل کا بھی مرتکب ہوا۔ تو اُس کو صلیب دیا جائے۔ بشرطیکہ توبہ سے پہلے امر واقعہ ظاہر ہو جائے اور جو شخص لڑائی کرے اور مال بھی لے لے مگر قتل نہ کرے تو اُس کے ہاتھ اور پاؤں بالمقابل کاٹے جائیں بشرطیکہ توبہ سے پہلے امر ظاہر ہو جائے۔ اور جو لڑائی کرے اور رستے میں خوف دلوں پر بٹھاوے (یعنی رستہ مارتے ہوں یا راہزنی کرتے ہوں) تو اس کو جلاوطن کیا جائے۔

(۳) شہادت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دیکھو تفسیر ابن جریر جلد ۶ صفحہ ۱۲۵۔

حدثنا بہ علی بن سھل قال ثنا الولید بن مسلم عن ابن لھیعۃ عن یزید بن ابی حبیب ان عبد الملک بن مروان کتب الی انس بن مالک یسألہ عن ھذہ الآیۃ فکتب الیہ انس یخبرہ ان ھذہ الآیۃ نزلت فی اولئک النفر العرنیین وھم من بجیلۃ قال انس فارتدوا عن الاسلام وقتلوا الراعی وساقوا الابل واخافوا السبیل واصابوا الفرج الحرام قال انس فسأل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جبریل علیہ السلام عن القضاء فیمن حارب فقال من سرق واخاف السبیل فاقطع یدہ بسرقتہ ورجلہ باخافتہ ومن قتل فاقتلہ ومن قتل فاخاف السبیل واستحل الفرج الحرام فاصلبہ الی آخرہ

ابن جریر روائت کرتے ہیں کہ ہمارے پاس علی بن سہل نے ان کے پاس ولید بن مسلم نے ان کے پاس ابن لہیعہ نے ان کے پاس یزید بن ابی حبیب نے بیان کیا کہ عبد الملک بن مروان نے انس بن مالک کو ایک خط لکھا اور آئت متذکرہ بالا کی نسبت پوچھا ہے کہ اس کا کیا مطلب ہے اس پر انس بن مالک نے ان کو جواب لکھا کہ یہ آئت بجیلہ کے دو شخصوں کی نسبت نازل ہوئی تھی۔ کیونکہ وہ مرتد ہو گئے اور ایک چرواہے کو قتل کر دیا تھا اور اونٹوں کو ہانک کر بھاگ گئے اور راہزنی اور زنا بالجبر کیا تھا۔ انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جبریل علیہ السلام سے پوچھا کہ اس بارہ میں آپ کیا فرماتے ہیں تو جبریل نے کہا کہ جو چوری کرے اور راہزنی کرے اس کے ہاتھ اور پاؤں کاٹ ڈالو۔ اور جو قتل کرے اس کو قتل ہی کرو۔ اور جو قتل کرے اور راہزنی اور زنا کا مرتکب ہو اُس کو صلیب دو۔

ان روایات سے صاف واضح ہے کہ صلیب کے معنی وہ موت ہے۔ جو نہائت دکھ اور تکلیف سے قتل کیا جائے نہ یہ معنی جو عموماً لوگ نادانی سے کرتے ہیں اور جو معنی کہ آپ کے شیخ صاحب کے ذہن نشین ہیں کہ لکڑی پر لٹکا یا جائے صرف لکڑی پر لٹکانا صلیب کے مفہوم کو پورا نہیں کرتا۔ اسی واسطے اللہ تعالیٰ نے وما صلبوہ کہا کہ مسیح علیہ السلام کو اس قتل سے نہیں مارا گیا جو صلیب کی قتل ہے اس سے یہ کہاں نکلتا ہے کہ لکڑی پر نہیں پڑھایا گیا۔ اگر شک ہو تو یہود اور نصاریٰ کی اقوام سے دریافت کریں یا ان کی کتابوں کو پڑھیں جن میں صاف لکھا ہے۔ مسیح علیہ السلام صلیب پر چڑھائے گئے۔ قومی تواتر کا کون انکار کر سکتا ہے اور تواتر بھی ایسا کہ دشمن اور دوست دونوں یک زبان ہو کر تصدیق کرتے ہوں۔ بلکہ وہی نہیں۔ خود مسلمان بھی اس کے مقر ہیں۔ آپ تفسیروں کو دیکھیں۔ سب کہتے ہیں کہ گو مسیح تو نہیں مگر ایک شخص مسیح کی صورت بن گیا تھا وہ صلیب دیا گیا۔ یہ مسئلہ دیگر ہے کہ آیا مسیح دیا گیا یا اُس کا کوئی ہم شکل دیا گیا۔ صلیب بہر حال دیا گیا۔ اگر مرزا صاحب مسیح موعود نے لکھ دیا تو کونسا گناہ لازم آگیا۔ بالکل سچ ہے کہ مسیح علیہ السلام کو یہودیوں نے صلیب پر چڑھایا۔ مگر جو غرض صلیب کی تھی

خدا تعالیٰ نے پوری نہ ہونے دی اس کو اپنے فضل سے زندہ ہی رکھا اور زندہ ہی صلیب سے اُتارا اور اس کی خاص محافظت کے سامان مہیا کر کے اس کو بچا لیا اور پھر وہ ممالک شرقیہ میں بنی اسرائیل کے دس گمشدہ قبائل کی تبلیغ کے لئے چلا گیا اگر شک ہو تو صیائیوں کی طبع شدہ کتاب کروسی فکشن نام کو جو انگریزی میں ہے اور امریکہ میں چھپی ہے اور جو اب .. .. دفتر بدر سے بتے پر مل سکتی ہے کھول کر پڑھیں۔ آپ کو تمام سچائی اور صداقت ظاہر ہو جائیگی۔ ایک حواری نے چشمدید حالات مسیح کے لکھے ہیں کہ کس طرح بنی اسرائیل مسیح کے مخالف ہوئے اور کس طرح حکام کے ہاں نالشی ہوئے اور حضرت مسیح علیہ السلام پکڑے گئے اور کس طرح صلیب پر چڑھائے گئے اور پھر کس طرح زخمی ہو کر اُتارے گئے اور کس طرح یوسف آرمیتیا اس کے خالص مخلص دوست کے سپرد کئے گئے اور پھر کس طرح اُن کی نگرانی ہوئی۔ اور پھر کہاں کہاں تک اُن کو لے گئے اور آخر کس طرح وہ ممالک مشرقیہ میں آئے۔ اور سب سے بڑھ کر آپ شیخ صاحب کو کہیں کہ کشمیر میں جا کر سری نگر محلہ خانیار میں مسیح علیہ السلام کے مقبرہ کی زیارت بچشم خود کرائیں اس سے بڑھ کر اور کیا ثبوت ہو سکتا ہے۔ میرے خیال میں اس سوال کے لئے اتنا ہی کافی ہو گا۔ اگر طوالت کا خوف نہ ہوتا تو بہت کچھ لکھا جاتا۔ اگر شک رہا۔ تو انشاء اللہ زیادہ روشنی ڈالی جاویگی

دوسرا سوال۔ کیا بل رفعہ اللہ حضرت مسیح کے جسم و روح دونوں کے لئے ہے یا صرف روح کے لئے۔ دوسری جگہ اللہ تعالیٰ حضرت عیسےٰ کے بارہ میں فرماتا ہے کہ مرنے سے پہلے دوبارہ تم کو دنیا میں بھیجا جائیگا۔ اگر اس وقت رفع روح کے لئے ہے۔ تو پھر آئت مذکورہ جھوٹی ثابت ہوتی ہے

جواب سوال دوم۔ یہاں بھی شیخ صاحب نے بوجہ عدم واقفیت غلطی کھائی ہے۔ رفع الی اللہ کے معنی قرب الی اللہ ہے اور رفع ہمیشہ مدارج ترقیات کے لئے آتا ہے۔ چنانچہ خود اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں بلعم باعور ایک بنی اسرائیل کے مشہور ولی کی نسبت جس کی دعائیں قبول ہوتی تھیں۔ فرماتا ہے۔ ولو شئنا لرفعنہ بہا ولکنہ اخلد الی الارض۔ یعنی اگر ہم چاہتے تو ان نیک اعمال کی وجہ سے اس کو اُٹھاتے یعنی مدارج میں ترقی دیتے۔ مگر وہ تو زمین کی طرف جھک گیا اور زمینی آدمی بن گیا اور دنیا کا کیڑا ہو گیا اس نے ذلیل دنیا کو پسند کیا۔ اس سے صاف رفع کے معنی حاصل ہو جاتے ہیں۔

اصل تو یہ دیکھنا چاہئے کہ خدا تعالیٰ کو یہاں وما قتلوہ یقیناً بل رفعہ اللہ الیہ کے بیان کرنے کی کیوں ضرورت پیش آئی۔ سو واضح ہو کہ تورات میں لکھا تھا کہ جو نبی نبوت کا منجانب اللہ دعوے کرے اس کی پہچان یہ بتائی گئی تھی کہ جو جھوٹا نبی ہو گا۔ وہ قتل کیا جائیگا اور جو صلیبی موت سے مارا جائیگا۔ وہ ملعون ہو گا۔ اب جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے دعویٰ نبوت کیا۔ تو یہودیوں نے ان کو جھوٹا نبی قرار دیا اور توریت کی شریعت کے مطابق اب ان کو لازمی تھا کہ جب تک ان کو قتل نہ کریں وہ جھوٹا ثابت نہیں ہو سکتا تھا۔ اور جب تک صلیب پر چڑھا کر قتل نہ کر دیں۔ تب تک وہ ملعون نہیں قرار پا سکتا تھا اور چونکہ یہودی اس وقت ایک ایسی سلطنت کے ماتحت تھے جو پابند قانون تھی۔ اس لئے وہ برملا اس کو قتل نہیں کر سکتے تھے۔ گو اُن کی نسبت علماء یہود نے بالاتفاق کفر اور قتل کا فتویٰ دیا۔ مگر اُن کو عدالت میں چارہ جوئی نالش کرنی پڑی اور گورنمنٹ میں چونکہ بظاہر اختلاف عقائد کی وجہ سے چارہ جوئی ناممکن تھی۔ اس لئے اُنہوں نے بالاتفاق جا کر کہا کہ قیصر روم یعنے اپنے بادشاہ سے باغی ہے۔ اور ہمیشہ بغاوت کی تحریک کرتا ہے اور جھوٹی شہادتیں پیش کر کے فرد جرم لگوا دیا۔ اور اس زمانہ میں بغاوت کی سزا صلیبی موت تھی۔ اس واسطے صلیب پر تو چڑھائے گئے مگر خدا تعالیٰ نے ان کو بچا لیا۔ جس کی مفصل کیفیت اناجیل اور کروسی فکشن سے آپ معلوم کر سکتے ہیں چونکہ اُن کا بچنا عموماً لوگوں سے مخفی رکھا گیا گو صلیب پر چڑھنا تو سب نے دیکھ لیا تھا اس لئے اُن کے بچ جانے کی حقیقت سے وہ بے خبر رہے اور اسی واسطے وہ برملا کہتے تھے کہ مسیح کو ہم نے صلیب پر قتل کر دیا۔ اس لئے وہ جھوٹا نبی اور ملعون تھا۔ چونکہ لعنت کا مفہوم ہے کہ لعنتی آدمی خدا کی رحمت اور قرب سے محروم ہوتا ہے۔ اس لئے اللہ تعالیٰ کو لازماً ایسے الزام سے بری کرنا ضروری تھا کہ یہ یہود جھوٹے ہیں انہوں نے صلیب پر قتل نہیں کیا۔ بلکہ اللہ تعالیٰ نے اُن کو وہ موت دی۔ جس کا نتیجہ قرب الی اللہ ہوتا ہے۔ اسی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے بل رفعہ اللہ فرمایا۔ ورنہ نفس قتل کوئی بُری چیز نہیں۔ صرف لعنتی موت کا جواب دینا ضروری تھا اس واسطے اللہ تعالیٰ نے بل رفعہ اللہ کہہ کر مسیح علیہ السلام کی بریت فرمائی۔ اور یہودیوں کو جھوٹا ثابت کیا۔ ورنہ مسیح کی موت کا تو جھگڑا نہیں تھا۔ صرف اس موت کا جھگڑا تھا۔ جو حسب شریعت موسوی اُن کو ملعون قرار دیتی تھی۔

اور شیخ صاحب کا یہ فرمانا کہ آئت موت سے پہلے تجھے دنیا میں بھیجا جائیگا۔ قرآن کریم میں جو اس وقت دنیا میں بین الدفتین موجود ہے کوئی آئت نہیں ہے۔ معلوم نہیں شیخ صاحب نے کہاں سے وہ آئت نکال لی۔ شائد شیخ صاحب کی مراد آئت وان من اھل الکتاب الا لیؤمنن بہ قبل موتہ سے ہے مگر اس کا مفہوم وہ نہیں ہے۔ جو شیخ صاحب ظاہر فرماتے ہیں۔ اُس کے معنے تو صرف یہ ہیں۔ کہ کوئی بھی اہل کتاب نہیں جو اپنی موت سے پہلے امر متذکرہ بالا پر ایمان نہ رکھے گا۔ اور آئت متذکرہ بالا سے پہلے یہ آیات مذکور ہیں وقولھم انا قتلنا المسیح عیسی بن مریم رسول اللہ وما قتلوہ وما صلبوہ ولکن شبہ لھم وان الذین اختلفوا فیہ لفی شک منہ ما لھم بہ من علم الا اتباع الظن وما قتلوہ یقیناً بل رفعہ اللہ الیہ وکان اللہ عزیزاً حکیماً۔ وان من اھل الکتاب الا لیؤمنن بہ قبل موتہ ویوم القیمۃ یکون علیھم شھیدا۔ اب آیات میں صاف ظاہر ہے کہ اہل کتاب نے قتل مسیح پر زور دیا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ نے بھی اُس کی نفی میں زور دیا ہے اور درمیان میں ضمائر استعمال کئے ہیں۔ چنانچہ ایک ضمیر اختلفوا فیہ میں ہے دوسری ضمیر لفی شک منہ میں ہے تیسری ضمیر ما لھم بہ میں ہے۔ اتنی ضمیروں کے بعد پھر لفظ قتل اور صلیب کو اللہ تعالیٰ نے دوہرایا ہے۔ جس سے صاف [illegible] ہے [illegible] سے لفظ قتل پر زور دیا گیا ہے۔ اور یہ خدا تعالیٰ کبھی اس کرتا چلا آیا ہے۔ یعنی آیات متذکرہ یہ ہیں۔ اور اہل کتاب کا یہ کہنا کہ ضرور ہم نے مسیح ابن مریم کو جو رسول اللہ کہلاتا تھا قتل کر دیا۔ حالانکہ نہ اُنہوں نے عام قتل سے مارا اور نہ صلیبی قتل سے لیکن اس میں شک نہیں کہ مسیح شبہ بالقتل و شبہ بالصلیب ضرور ہوا۔ اور جو لوگ اس بارہ میں اختلاف کرتے ہیں۔ وہ خود شک میں ہیں۔ ان کو حقیقی علم اس واقعہ کا نہیں۔ وہ تو ظاہر حالات کو مد نظر رکھ کر اپنے ظن کی پیروی کر رہے ہیں۔ ہرگز اُنہوں نے مسیح کو قتل نہیں کیا۔ بلکہ اللہ تعالیٰ نے اُن کو اُس موت سے مارا جس کا نتیجہ قرب الی اللہ ہے اور ایسا ہونا ضروری تھا۔ خدا تعالیٰ عزیز ہے۔ وہ اپنے پیاروں کی ذلت کب پسند کرتا ہے۔ اور وہ حکیم ہے۔ اُس کا کوئی فعل حکمت سے خالی

نہیں۔ اور کوئی اہل کتاب نہیں کہ باوجود ہماری شہادت کے کہ وہ قتل نہیں کئے گئے۔ یہی کہے جائینگے اور یہی ایمان رکھیں گے کہ مسیح قتل کیا گیا۔ مگر یہ ایمان ان کا ان کی زندگی تک ہے۔ بعد اُن کو حقیقت امر سے پتہ لگ جائیگا۔ اب آپ کے شیخ صاحب پر صاف روشن ہوگیا ہے کہ آیات ماسبق تسبیح کے دانہ کی طرح اس آیت زیر بحث سے ملی ہوئی ہیں۔ اُن آیات میں قتل کا ذکر چلا آتا ہے۔ اب اس آیت میں دو ضمیریں ہیں۔ ایک تو الا لیؤمنن بہ میں ہے۔ دوسری قبل موتہ میں ہے۔ لیؤمنن بہ میں جو ضمیر ہے۔ ضرور ہے کہ اُس کا کوئی مرجع ہے۔ سو مرجع سوائے اس کے جو آیات ماقبل میں مذکور ہے اور کوئی نہیں ہوسکتا۔ اور وہ مرجع واقعہ قتل ہے۔ اعنی اللہ تعالیٰ کہتا ہے کہ یہود قتل کے قائل ہیں۔ اور ہم نے شہادت دی ہے کہ یہود نے قتل نہیں کیا۔ مگر اب یہودیوں کی یہ حالت ہے کہ ہمیشہ یہی کہتے چلے جائیں گے کہ مسیح قتل ہوگیا۔ اسی کی طرف اس آیت وان من اہل الکتاب الا لیؤمنن بہ قبل موتہ میں اشارہ ہے۔ کوئی بھی اہل کتاب نہیں۔ جو واقعہ قتل پر اپنی موت سے پہلے ایمان نہ رکھیگا۔ یعنی کل اہل کتاب یہی کہتے چلے جائیں گے کہ مسیح قتل ہوگیا۔ لیکن حضرت عیسیٰ علیہ السلام قیامت کے روز شہادت دینگے کہ اہل کتاب جھوٹ بولتے ہیں میں نہ قتل ہوا اور نہ صلیبی موت مرا۔

امید کہ اسی قدر جواب کافی ہوگا۔ اگر شک رہا تو دوبارہ تفصیل کے ساتھ لکھا جاویگا۔

سوال سوام۔ کوئی حدیث رسول صلعم کی انی متوفیک کی تائید میں حضرت خاتم الانبیاء نے فرمائی ہے تو وہ کونسی ہے جس سے کہ یہ ظاہر ہو کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام فوت ہوگئے۔

جواب سوم۔ اول معترض صاحب کو یہی کافی نہیں۔ کہ خود اللہ تعالیٰ مسیح کی نسبت فرماتے۔ انی متوفیک میں مارونگا۔ خدا تعالیٰ کی شہادت کے مقابلہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شہادت طلب کرنا ادب سے بعید ہے اگر یہاں یہ شک ہو کہ یہاں تو وعدہ وفات ہے۔ وقوعہ وفات کا کیا ثبوت ہے۔ سو اس کی شہادت اللہ تعالیٰ نے سورہ مائدہ کے اخیر میں دی ہے۔ اور وہاں خود حضرت مسیح علیہ السلام کی زبانی اقرار وفات کا ذکر نقل فرمایا ہے۔ چنانچہ وہ آیت یہ ہے۔ وکنت علیہم شہیدا ما د[illegible] فیہم فلما توفیتنی کنت انت الرقیب علیہم ج[illegible] معنی ہیں حضرت عیسیٰ علیہ السلام فرماتے ہیں اور میں جبتک اُن میں رہا میں اُن پر گواہ رہا کہ وہ ایک ہی معبود کی پرستش کرتے تھے۔ جب تو نے مجھے وفات دیدی۔ پیچھے تو ہی نگہبان تھا۔ اب خود اللہ تعالیٰ کی شہادت و تصدیق مسیح علیہ السلام کی زبانی کافی نہیں۔ جس میں صاف اپنی وفات کا اقرار کرتے ہیں۔ اور قرآن کریم میں جہاں جہاں لفظ توفی مختلف صیغوں میں آیا ہے۔ سب جگہ سوائے قبض روح و موت کے اور کسی معنوں میں نہیں آیا۔ اب خدا کی شہادت کے بعد پھر کسی کی تصدیق کی ضرورت رہتی ہے۔ لیکن خیر ہم حدیث بھی پیش کرتے ہیں۔ دیکھو بخاری جلد صفحہ ۶۶۵ مطبوعہ مطبع احمدی وقال ابن عباس متوفیک ممیتک اعنی ابن عباس کہتے ہیں متوفیک کے معنے ہیں۔ میں تجھے مارونگا اعنی طبعی موت سے۔ پھر بخاری جلد ۳ صفحہ ۶۶۵ و ۴۷۳ و صفحہ ۶۹۰ پر بہ تبدیل الفاظ یوں احادیث آئی ہیں حدثنا محمد بن یوسف نا سفین عن المغیرۃ بن النعمان عن سعید بن جبیر عن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تحشرون حفاۃ عراۃ غرلا ثم قرء کما بدانا اول خلق نعیدہ وعدا علینا انا کنا فاعلین فاول من یکسی ابراہیم ثم یؤخذ برجال من اصحابی ذات الیمین وذات الشمال فاقول اصحابی فیقال انہم لم یزالوا مرتدین علی اعقابہم منذ فارقتہم فاقول کما قال العبد الصالح عیسیٰ بن مریم وکنت علیہم شہیدا ما دمت فیہم فلما توفیتنی کنت انت الرقیب علیہم الی آخرہ۔ ابن عباس سے روایت ہے کہ اُنہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ لوگ برہنہ بدن اور برہنہ پاؤں بلاختنہ اُٹھائے جائینگے اس کے بعد یہ آیت پڑھی ایسے ننگے ہونگے جیسے خدا فرماتا ہے کہ ہم نے اُن کو ابتدا میں پیدا کیا تھا ویسے ہی آخرت کو کریں گے۔ یہ وعدہ ہے جس کو ہم ضرور پورا کریں گے اس کے بعد فرمایا کہ سب سے پہلا شخص جس کو لباس پہنایا جائیگا وہ حضرت ابراہیم ہونگے۔ پھر میرے صحابی کچھ ذات الیمین بلائے جائینگے اُس کے بعد ذات الشمال بلائینگے۔ تو اُس وقت میں خدا تعالیٰ کے دربار میں عرض کرونگا کہ اے اللہ! یہ تو میرے اصحاب ہیں۔ تو یہ جواب ملیگا کہ یہ لوگ تو اُسی وقت سے جب سے تو اُن علیحدہ ہوا مرتد ہوگئے تو میں بھی اُسی طرح کہونگا۔ جس طرح ایک نیک بندہ اعنی حضرت عیسیٰ علیہ السلام ابن مریم نے کہا تھا کہ میں جب تک اُن لوگوں میں رہا۔ میں اُن کے حالات کو بچشم خود دیکھتا تھا اور جب تو نے مجھے مار دیا۔ تو پیچھے تو ہی ان پر نگہبان تھا الی آخرہ۔ اب اس حدیث سے عیاں ہے کہ جو الفاظ اعنی فلما توفیتنی حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے اپنی نسبت بولے ہیں۔ وہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ذات بابرکات پر چسپان کرکے معنے حل کردیئے ہیں۔

حضرت عیسیٰ بھی اپنی قوم کا بگڑنا اپنی موت کے بعد ظاہر کرتے ہیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی اپنی موت کے بعد۔ اگر توفیتنی کے معنی موت کے نہوتے تو پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی نسبت کیوں استعمال فرماتے۔ اور یہ ظاہر ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس دُنیا سے فوت ہوچکے ہیں۔ تو پھر کیونکر نہ مانا جائے توفیتنی کے معنی حقیقی موت کے ہیں۔ اب تو آپ کے شیخ صاحب کی تسلی ہوجائیگی کہ خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت مسیح کی وفات کو تسلیم کرلیا ہے۔

اور اس سے بڑھکر کئی کتابوں میں حدیث آئی ہے۔ لوکان عیسیٰ وموسیٰ حیین لما وسعہما الا اتباعی اگر موسیٰ اور عیسیٰ زندہ ہوتے تو اُن کو بجز ہماری اطاعت اور تابعداری کے اور کچھ نہ ہوتا۔ اس حدیث میں بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسیح علیہ السلام کی وفات کا اقرار کیا اگر اس سے تسلی نہ ہوئی تو انشاء اللہ تعالیٰ اور لکھا جاویگا۔

ازالۂ مادہ اس چھوٹے سے رسالے میں مادہ کے متعلق پہلے حکماء کے اقوال جمع کرکے مادے کو فانی ثابت کیا ہے۔ دیانند اور لیکھرام کے دعاوی متعلق مادہ کی مدلل تردید ہے۔ خلاصہ یہ ہے کہ مادہ کے بقا کی بنیاد محض اس مسئلہ پر ہے کہ مادہ کا وزن فنا نہیں ہوتا ہے۔ لیکن وزن قوت جاذبیہ کا دوسرا نام ہے۔ جو زمین کے ہر حصہ میں بلکہ کائنات جو کے ہر کرہ میں مرکز کے قرب و بعد کی وجہ سے گھٹتا بڑھتا رہتا ہے۔ لہذا مادہ کی عدم فنائیت کا معیار اس کو قرار دینا غلطی ہے۔ کیونکہ وزن مختلف اماکن میں بدلتا رہتا ہے۔ اور یہ ممکن ہے۔ کہ اس قوت کا وجود بالکل نہ رہے۔

یہ مختصر مفید اور دلچسپ رسالہ بقیمت ار فی نسخہ مصنف رسالہ مسٹر سلطان محمد صاحب اے بی مشن ہائی اسکول شہر فرخ آباد

اتفاق

صاحب الہلال (کلکتہ) اپنی ایک مطبوعہ چٹھی میں جو ۲۲ ستمبر ۱۹۱۲ء کے پرچہ الہلال کے ساتھ شائع ہوئی ہے۔ اپنی دعوت کا اصل اصول "مسلمانوں کو ان کی زندگی کے ہر عمل و عقیدے میں اتباع کتاب اللہ و سنت رسول اللہ کی طرف بلانا" ظاہر فرما کر اس کے متعلق اتفاق یا اختلاف کی رائے اپنے ناظرین سے طلب کرتے ہیں ہم نہیں سمجھ سکتے کہ کوئی شخص مسلمان کہلا کر کس طرح اس اصل کے ساتھ اختلاف کر سکتا ہے۔ کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ کی طرف بلانا ہمارا دین و ایمان ہے۔ اور اس اصل کے ساتھ ہمیں بکلّی اتفاق ہے۔ خدا کرے کہ صاحب الہلال کا طریق عمل اس اصل کے ماتحت ہو۔ اور قوم کو وہ اس اصل کے ماتحت لانے میں کامیاب ہوں۔

نسخہ صحیحہ حزب الاعظم مترجم

دعاؤں کی مشہور کتاب کو نہایت خوشخط عمدہ کاغذ پر صحیح چھاپا گیا ہے۔ قیمت فی نسخہ ۸ر ملنے کا پتہ حاجی محمد محی الدین صاحب تاجر کتب و سوداگر متصل مسجد ابراہیم۔ لشکر بنگلور۔ اس کتاب کے علاوہ حاجی صاحب نے ایک اور کتاب سفرنامہ حرب بھی چھاپی ہے۔ جو حاجیوں اور سیاحوں کے واسطے بہت مفید ہے۔ قیمت ۸ر فی نسخہ ہے۔

آئینۂ حق نما

مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری نے ایک کتاب بنام الہامات مرزا لکھی تھی۔ اس کا جواب شیخ یعقوب علی صاحب اڈیٹر الحکم نے لکھا ہے۔ یہ کتاب کس پُر زور قلم سے لکھی گئی ہے۔ اس کے واسطے الحکم کا نام کافی گارنٹی ہے۔ ہر ایک اعتراض کا جواب مدلل اور مختصر ہے۔ اور ہر ایک امر پر محققانہ نگاہ ڈالی گئی ہے۔ احباب کو چاہئے کہ اس کتاب کی اشاعت میں خوب مدد دیں یہ کتاب دفتر اخبار الحق۔ پھول کی منڈی۔ تراہا بیرم خان۔ دہلی سے مل سکتی ہے۔ قیمت فی نسخہ ۱۳ر علاوہ محصول ہے۔ اور مجلد کی قیمت عسر علاوہ محصول ڈاک ہے۔

روحانی طبیب

مولوی قاضی محمد ظہور الدین صاحب اکمل کی نئی تصنیف چھوٹا سا رسالہ ہے۔ جس میں حرص۔ طمع۔ بخل۔ زنا۔ حرام۔ غیبت جھوٹ۔ حسد۔ تکبر۔ ریا۔ تمام بد اخلاقیوں کی مذمت اور ان سے بچنے کے طریقے بیان کئے گئے ہیں۔ بالخصوص بچوں کے پڑھنے کے واسطے بہت مفید رسالہ ہے۔ اور سب بڑے چھوٹے اس سے معتد بہ فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ قیمت ۱ر فی نسخہ

ملنے کا پتہ دفتر تشحیذ الاذہان قادیان۔

ضرورت

بورڈنگ مدرسہ احمدیہ میں ایک نانبائی کی ضرورت ہے جو کہ تنور پر روٹی پکانے میں ہوشیار اور تجربہ کار۔ تنخواہ دس روپے ماہوار اور دونو وقت کھانا دیا جائیگا۔ خط و کتابت بنام سپرنٹنڈنٹ بورڈنگ مدرسہ احمدیہ قادیان ہو۔ سپرنٹنڈنٹ بورڈنگ مدرسہ احمدیہ

اسلام

مدیر الہلال فرماتے ہیں:- "جس چیز پر آج اسلام کا اطلاق کیا جاتا ہے۔ وہ صرف رسوم اور چند اسماء و اصطلاحات محض کا مجموعہ ہے۔ جو شائد دنیا کے کسی دوسرے مذہب سے ملتا جلتا ہو۔ مگر اسلام سے تو اسے کوئی نسبت نہیں"۔

بدر۔ خدا کرے کہ مسلمان حقیقت اسلام کو سمجھیں اور اس پر عامل ہوں!

ضرورت واعظ

کرانچی کے قریب ایک جگہ ہمارے ایک احمدی دوست نے کچھ تبلیغ کا سلسلہ جاری کیا ہے اور بعض آدمی ان کی توجہ سے سلسلہ حقہ میں شامل ہوگئے ہیں۔ اب وہ چاہتے ہیں کہ کوئی احمدی واعظ وہاں اپنا قیام کریں۔ جو بظاہر اپنا کام تجارت کا کریں اور ساتھ ہی وعظ و نصیحت کا سلسلہ جاری رکھیں۔ ہمارے دوست ایسے صاحب کو تجارت کے معاملہ میں مالی امداد بھی دیں گے اور سفر خرچ بھی امداد کریں گے۔ جو صاحب جانا چاہیں۔ بعد استخارہ مسنونہ بہت جلد دفتر بدر میں اطلاع دیں۔

خواجہ صاحب کا دردِ دل

خواجہ صاحب عدن سے گذر کر لکھتے ہیں:-

"میرا دل عدن میں قدم رکھنے سے پہلے ہی بھر آیا تھا۔ اگرچہ کوئی وجہ معلوم نہ ہوتی تھی۔ عدن میں جو دیکھا وہ رونے کا مقام تھا۔ نہ معلوم اصل بستی کا کیا حال ہے۔ لیکن یہاں انگریزی بستی میں مختصر سا بازار تھا۔ وہاں کثرت سے شمالی لوگ نظر آئے تھے اور کچھ عرب۔ کچھ ہندوستانی۔ تین چار قہوہ خانے تھے وہاں قرینہ سے حقے لگے ہوئے تھے۔ اور لوگ قمار بازی۔ تاڑی پینے میں اور حقہ نوشی میں مصروف تھے یہ عید تھی۔ جو یہ مسلمان لوگ سرزمین عرب میں منا رہے تھے اللہ تعالیٰ ہم پر رحم کرے۔ میں عدن میں محض زمین محبوب ہی تبرکاً قدم دھرنے کے لئے گیا۔ اور ایک درد بھرے دل کو لیکر آیا۔ اپنے کمرہ میں جا کر رویا۔ اور پھر رات کو کثرت سے درود شریف پڑھا۔ خدا تعالیٰ ہم پر رحم کرے۔

اخبار عالم پر ایک نظر

ریاست کشمیر میں مسلمانوں کی تعداد ۹۵ فی صدی ہے اور سرکاری اہلکاروں میں مسلمانوں کی تعداد ۵ فی صدی سے بھی کم ہے + طرابلس میں اٹلی والے اب اپنے مورچوں میں مقید ہو رہے ہیں + اور باہر نکل کر عربوں سے جنگ نہیں کرتے۔ تاہم بہت جگہ حملہ آوروں سے سخت نقصان اٹھا چکے ہیں۔ شیخ سنوسی الکبیر بھی اپنی فوج کے ساتھ میدان جنگ کو جا رہے ہیں اور میدان جربوب میں پہنچ گئے ہیں۔ صلح کی گفتگو بھی جاری ہے + امریکہ میں ایک شخص صرف اس بات پر نوکر ہے کہ سارا دن سوچتا رہے کہ ملک کی ترقی کیونکر ہو سکتی ہے + دہلی کی تحصیل مع تھانہ مہرولی یکم اکتوبر ۱۹۱۲ء ایک چیف کمشنری بنادی گئی ہے۔ جو براہ راست گورنر جنرل کے ماتحت ہوگی + کلکتہ میں نو لاکھ کی لاگت پر ایک مارواڑی کالج بننے لگا ہے + ہندی عیسائی بھی کرسچین یونیورسٹی بنانے کی فکر میں ہیں + مصر سے ہند تک ریل بنانے کی تجویز پر خط و کتابت ہو رہی ہے + دربار بیکانیر میں ایک مجلس شوریٰ قائم کی گئی ہے + پیر سراج الحق صاحب الور سے اطلاع دیتے ہیں کہ بہت جگہ ان کے ساتھ مباحثات ہوئے ہیں۔ اپنا سفرنامہ لکھ رہے ہیں۔ اور عنقریب قادیان آئیں گے۔ انشاء اللہ!۔

مولویوں کا ایمان

اس کتاب کا حصہ دوم میاں حسمت اللہ صاحب احمدی ساکن بگا کلاں ڈاکخانہ راجہ سانسی۔ تحصیل اجنالہ ضلع امرتسر نے شائع کیا ہے بیچ میں نظم پنجابی بھی ہے تائید سلسلہ میں اچھی کتاب ہے احباب مؤلف سے بگا کلاں کے پتہ پر منگوائیں۔

خوشنما جائے نماز

یہ خوشنما جانمازیں جن مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ کے نقشے رنگ برنگ کے خوشنما اور صحیح سوتی ریشم سے کاڑھے گئے ہیں جن کی تعریف اڈیٹر صاحب بدر کی لکھی ہوئی ناظرین اخبار میں پڑھ چکے ہیں۔ ایسی جائے نمازیں بہت کم دیکھنے میں آئی ہیں۔ پائیدار سوا گز لمبی۔ پون گز چوڑی جن پر باخدا مسلمان صاحب نہایت فراخی اور سہولیت سے نماز پڑھ سکتے ہیں۔ حقیقت میں ان کی پائیداری اور خوشنمائی میں دیکھنے والوں نے کوئی دقیقہ باقی نہیں رکھا ہے جو آٹھ دس برس تک بخوبی ایک پاک چیز سے کام لے سکتے ہیں۔ ہمارے یہاں ان کی خوب مانگ آ رہی ہے اور [illegible] صاحب نے انہیں بہت پسند کیا ہے ان خوبیوں پر قیمت فقط ایک [illegible] چار آنہ رکھی گئی ہے۔ جو کہ بالکل مفت کے برابر ہے۔ بہت جلد آ[illegible]یں تاکہ آئندہ کو آپ کو مایوسی کا جواب نہ ملے۔ محصول ڈاک بذمہ خریدار [illegible] تین عدد کے خریدار کو محصول ڈاک معاف

المشتہر۔ امراؤ نگم ٹریڈنگ کمپنی مہادیو اسٹریٹ۔ دہلی!

توسیع میعاد رعایت

بعض احباب کے خطوط سے معلوم ہوا کہ بعد انقضاء میعاد رعایت بدر کا پرچہ مورخہ ۵ ستمبر ۱۹۱۲ء ان کو ملا - اس لئے وہ اس رعایت سے فائدہ نہیں اٹھا سکے - بنابریں ایسے دوستوں کے لئے دس یوم کی اور رعایت منظور کی جاتی ہے - جو ۲۰ ستمبر لغایت ۷ اکتوبر ۱۹۱۲ء کو ختم ہوگی - ان دس ایام میں جو صاحب اخبار الحق دہلی ہفتہ وار کے خریدار ہونگے - ان سے بجائے عہ سالانہ کے عہ سالانہ چندہ لیا جاویگا - یہ اخبار سلسلہ عالیہ احمدیہ کی تائید میں شائع ہوتا ہے - صرف پچاس خریداروں تک یہ رعایت ہوگی -

(۲) انہیں ایام میں رسالہ احمدی کے خریداروں سے بھی بجائے عہ سالانہ کے صرف ۱۲ر چندہ لیا جائیگا - یہ رعایت صرف ۲۰۰ خریدار تک ہوگی - رسالہ احمدی سلسلہ احمدیہ کے مخالفین مثل ثناء اللہ وغیرہ کے جواب میں دہلی سے شائع ہوتا ہے - جس کا سالانہ چندہ عہ ہے -

(۳) رسالہ احمدی ۱۹۱۱ء سے نکلنا شروع ہوا ہے جلد اول [illegible] موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے پُر ہے - ان ایام ۲۸ ستمبر سے ۷ - اکتوبر ۱۹۱۲ء تک صرف ۱۲ر میں دی جائیگی - پہلی جلد کے چند نسخے باقی ہیں - پھر دوبارہ یہ دستیاب نہ ہونگے

(۴) تاریخ اسپین مجلد - ہسپانیہ کے عروج و زوال کی مستند تاریخ - اعلیٰ کاغذ و خط - ضخامت ۹۰۰ سو صفحہ معہ نقشہ جات - پسندیدہ حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ اصلی قیمت للعہ - رعایتی عہ - صرف پچاس خریداران تک یہ رعایت ملیگی -

(۵) حمائل شریف ترجمہ ڈپٹی نذیر احمد صاحب - ایک صفحہ پر متن - بالمقابل صفحہ پر ترجمہ - حاشیہ پر فوائد - اصلی قیمت عہ - رعایتی عہ مجلد

(۶) حمائل شریف - ترجمہ شاہ عبد القادر صاحب - تقطیع موزون خوشخط - حاشیہ پر فوائد - مطبوعہ ہلالی پریس ساڈھورہ قیمت اصلی عہ رعایتی عہ مجلد

(۷) حمائل شریف ترجمہ شاہ رفیع الدین صاحب - یہ ترجمہ تحت اللفظ ہے جو نہایت عمدہ اور پسندیدہ حضرت خلیفۃ المسیح ہے - مطبع ساڈھورہ کی طبع شدہ ہے اصلی عہ رعایتی عہ مجلد

(۸) سرمہ چشم آریہ - مطبوعہ قادیان دارالامان - اصلی ۱۲ر رعایتی ۸ر

(۹) ضرورت زمانہ - آریوں کے قریباً یکصد اعتراضوں کا جواب - مصنفہ ماسٹر عبد الرحمٰن صاحب مصنف اخبار الاسلام وغیرہ اصلی ۸ر رعایتی ۶ر

(۱۰) تصدیق کلام ربانی بجواب مسلمانی کی بانی کی کہانی - مصنفہ سید صادق حسین صاحب مختار کلکٹری و مشہور اہل قلم سلسلہ عالیہ احمدیہ - یہ کتاب قابل دید و لائق خرید ہے اس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات پاک پر جو اعتراضات آریوں نے کئے تھے ان کا مکمل مفصل مدلل جواب بعیر آرین مصنفوں کی کتابوں سے صداقت محمدیہ کا ثبوت - اصلی ۸ر رعایتی ۴ر علاوہ محصول جملہ کتب کا ذمہ خریداران ہوگا - درخواستیں پتہ ذیل پر ۷ - اکتوبر ۱۹۱۲ء تک رعایتی قیمت کی آنی چاہئیں عاجز قاسم علی ایڈیٹر اخبار الحق و رسالہ احمدی دہلی

مفرح یاقوتی

تیار کردہ حکیم محمد حسین مہتمم کارخانہ مرہم عیسے لاہور - مصدقہ حضرت امیر المومنین

اعضائے رئیسہ کو طاقت دیتی ہے مبہی مفرح اور مقوی ہے ہر قسم کے ضعف اور سستی اور ناطاقتی کو دور کرتی ہے دفتر بدر سے بادائے قیمت نقد چار روپیہ یا بذریعہ قیمت طلب پارسل مل سکتی ہے -

---

فصلی بخار اور طحال کی دوا

یہ دوا اونتیس سال سے سارے ہندوستان میں استعمال کی جاتی ہے - اگر آپ بخار میں مبتلا ہوں اور سب قسم کے علاج کرا کے تنگ آگئے ہوں تو اس مجرب دوا کو ایک مرتبہ ضرور منگا کر استعمال کریں - اس میں چند فائدے لاجواب ہیں - یہ ملیریا کیڑوں کو مار دیتی ہے اس لئے کہ اس کی چار یا پانچ خوراک پیتے ہی بخار کا آنا بند ہو جاتا ہے اور یہ خون کو گاڑھا کر دیتی اور تلی کو گراتی ہے قیمت شیشی کلاں ۱۴ر محصول ۶ر - دو شیشی تک ۸ر - قیمت شیشی خورد ۸ر محصول ڈاک ۵ر دو شیشی تک ۶ر

داد کا مجرب مرہم

ایک مرتبہ کے لگانے سے کھلی اچھی ہو جاتی ہے دو تین مرتبہ کے لگانے سے ایک دم اچھا ہو جاتا ہے قیمت فی ڈبیہ ۳ر محصول ڈاک ایک ڈبیہ سے ۶ ڈبیہ تک پانچ آنہ (۵ر) اور بارہ ڈبیہ تک چھ آنہ (۶ر)

ڈاکٹر ایس کے برمن نمبر ۵ و ۶ تارا چند دت سٹریٹ کلکتہ

اصلی ممیرا اور ممیرے کا سرمہ

اصلی ممیرے اور ممیرے کے سرمہ کا اعلان عرصہ سے شائع ہو رہا ہے اس اثنا میں بہت سے لوگوں نے فائدہ اٹھایا ہے - یہ سرمہ حضرت خلیفۃ المسیح مولوی حکیم نور الدین صاحب مدظلہ کا بنایا ہوا ہے - آپ نے اس سرمہ کے متعلق فرمایا کہ "برائے امراض چشم بسیار مفید است" یہ سرمہ دھند - جالا - پھولا - پڑوال - سبل اور سرخی اور ابتدائی موتیا بند اور دیگر امراض چشم کے لئے بسیار مفید ہے - قیمت سرمہ اول قسم فی تولہ دو روپیہ - قسم دوم ڈیڑھ روپیہ قسم سوم ایک روپیہ - اصلی ممیرا جس کی قیمت عہ فی تولہ ہے - فی الحال دو ماہ کے لئے اس کی رعائتی قیمت عہ فی تولہ کر دی ہے - بعض ضروریات نے مجھے ایسا کرنے پر مجبور کر دیا ہے - ترکیب استعمال ممیرہ پتھر پر رگڑ کر یا سرمہ کی طرح باریک پیس کر آنکھوں میں ڈالا جاوے - یہ سرمہ خاص کر جن کی آنکھیں گرمی کے موسم میں دکھتی ہوں - تو ان کے لئے بہت مفید و مجرب ہے -

ست سلاجیت

محیط اعظم سے نقل کیا گیا ہے جس کی عبارت یہ ہے

مقوی جمیع اعضاء - نافع صرع - مشتہی طعام - قاطع بلغم و ریاح - دافع بواسیر و جذام و استسقاء و زردی رنگ و تنگی نفس و دق و شیخوخیت - فساد بلغم و قاتل کرم شکم مفتت سنگ گردہ - مثانہ و سلسل بول - و سیلان منی و یبوست و درد مفاصل وغیرہ وغیرہ بہت مفید ہے - بقدر دانہ نخود صبح کے وقت دودھ کے ساتھ استعمال کریں - قسم اول ۱۲ر فی تولہ - قسم دوم ۸ر فی تولہ ہے

لنگیاں اور کلاہ

ہر قسم کی لنگیاں - مشہدی اور پشاوری - بادامی - سیاہ - اور سفید - ماشی - ریشمی اور سوتی - ٹسری - صاف سفید اور بادامی اور پشاوری ٹوپیاں ہر قیمت کی مل سکتی ہیں -

المشتہر

احمد نور کابلی - مہاجر سوداگر قادیان ضلع گورداسپور